بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۰ / ۳۵ — ہفتہ ۱۹ ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ ۱۹ تبوک ۱۳۶۰ ہش ۱۹ ستمبر ۱۹۸۱ء — نمبر ۲۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فجی میں ایک تجارتی میلے کے ذریعے احمدیت کی انتہائی کامیاب اشاعت

میلے کے جلوس میں جماعت احمدیہ کی وردی کے ذریعے قریباً ۲۵ ہزار افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا

فجی کے مبلغ مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب شہید مرحوم کی میدان تبلیغ سے بھیجی ہوئی آخری رپورٹ

کار کے ایک ایکسیڈنٹ میں شہید ہونیوالے جزائر فجی کے مبلغ احمدیت مکرم حافظ ملک عبدالحفیظ صاحب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی آخری رپورٹ ان کی وفات کی اطلاع کے ساتھ ہی موصول ہوئی۔ اس رپورٹ میں مرحوم نے لکھا تھا کہ فجی کے ایک شہر ناندی میں ایک میلے کے جلوس میں جماعت احمدیہ نے شرکت کر کے قریباً ۲۵ ہزار افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ الحمدللہ۔

تبلیغ حق کا یہ فریضہ جو مکرم حافظ صاحب مرحوم کے ذریعے نہایت کامیابی سے سرانجام پایا، اس کی تفصیل یوں ہے کہ فجی کے ایک بڑے شہر ناندی میں ایک میلہ لگایا گیا۔ یہ میلہ ۱۱ تا ۱۸ جولائی جاری رہا۔ ان دنوں میں رمضان المبارک کے دن تھے اس لیے جماعت احمدیہ میلے میں اپنا سٹال تو نہ لگا سکی البتہ میلے کے آخری روز جلوس میں شریک ہونے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ جلوس بھی اس میلے کا ایک حصہ ہوتا ہے جس میں میلے میں شریک کاروباری اور دیگر ادارے اپنی اپنی مصنوعات کی اشاعت اس جلوس کے ذریعے کرتے ہیں۔ مختلف گاڑیوں پر بینرز وغیرہ لگائے جاتے ہیں اور گاڑیوں کا یہ جلوس سارے شہر کا چکر لگاتا ہے۔

مکرم حافظ صاحب مرحوم نے اپنی رپورٹ میں اس کی تفصیل بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ ناندی شہر میں انٹرنیشنل ائرپورٹ ہے جس کی وجہ سے یہ جگہ سیاحوں اور دیگر لوگوں کی آمد و رفت کا مرکز بنی رہتی ہے۔ اس شہر میں ایک تجارتی میلہ لگایا جاتا ہے جس کا نام بولا فیسٹیول BULA FESTIVAL ہے۔

امیر صاحب فجی کی اجازت سے اس جلوس میں شرکت کی گئی۔ ایک دوست کی وین پر ایک لکڑی کا بڑا سا فریم لگایا گیا جس پر سامنے بڑے موٹے موٹے الفاظ میں لکھا تھا،

THE PROMISED MESSIAH HAS COME

اس کے نیچے دوسرے رنگ میں اس کا مقامی کیویتی زبان میں ترجمہ تھا جس کو مقامی کیویتی نوجوان بڑے زور کے ساتھ اونچی آواز میں پڑھتے تھے جیسے وہ ہماری طرف سے یہ

(باقی صفحہ پر)

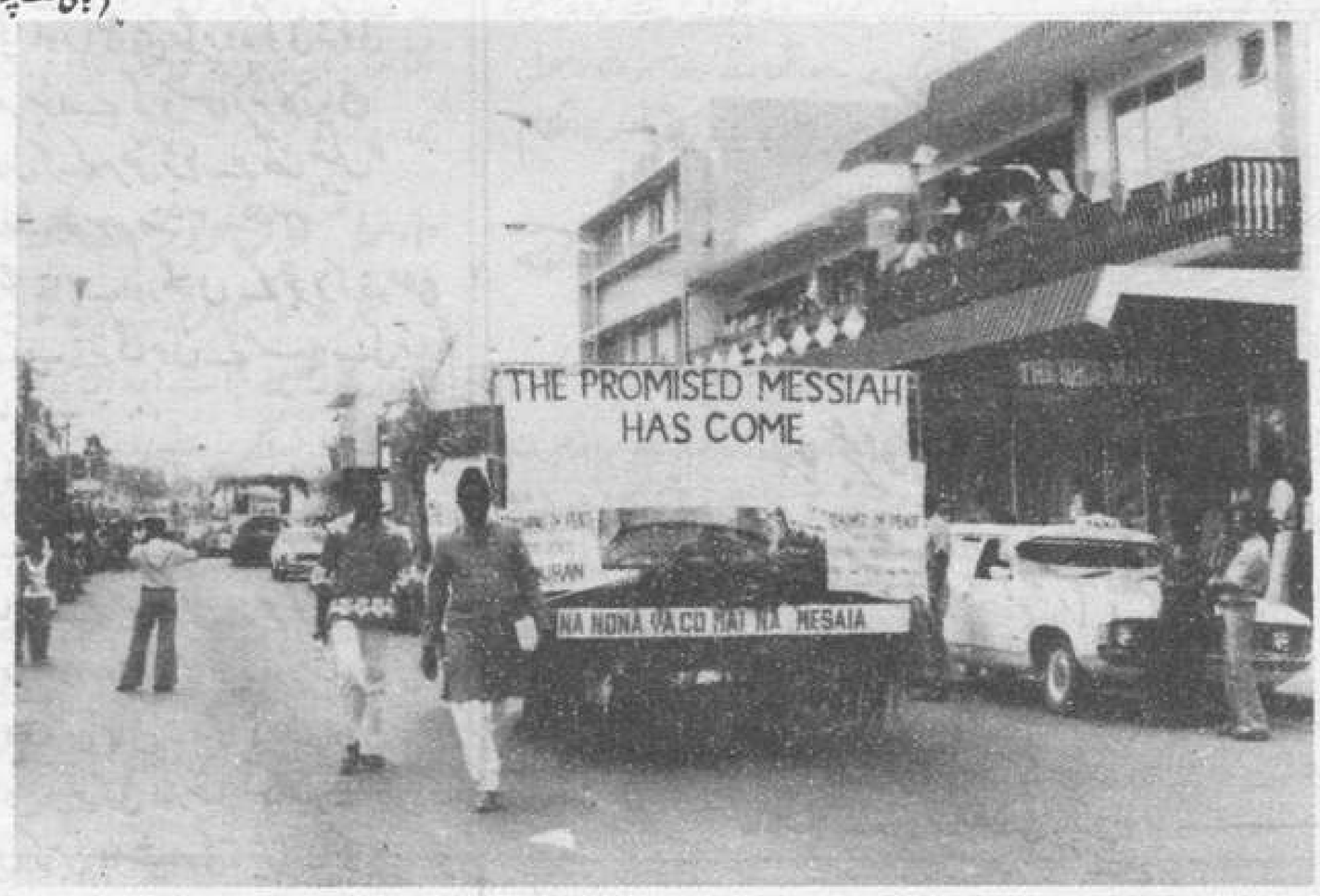

ناندی (فجی) کے تجارتی میلے کے جلوس میں جماعت احمدیہ کی وین کا ایک منظر! مکرم حافظ ملک عبدالحفیظ صاحب مرحوم (شیروانی میں) وین کے ہمراہ چل رہے ہیں۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ تبوک/ستمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ آپ کے مقاصد دینیہ میں کامیابی عطا کرے اور اپنے فضلوں، رحمتوں اور برکات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت عام طور پر اچھی ہے۔ تاہم کل بلڈ پریشر پھر زیادہ ہو گیا تھا۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

• میرے والد محترم جناب چوہدری عبدالباری صاحب سابق امیر جماعت رحیم یار خان کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بیماری کی وجہ سے کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائی جائے۔

(عبدالماجد مدینہ ٹینٹ ہاؤس۔ رحیم یار خان)

• میری پھوپھو مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب ظفر آف خانیوال عرصہ دراز سے اعصابی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں جو ان دنوں تشویشناک صورت اختیار کئے ہوئے ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(سلطان احمد مبشر ابن مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ ربوہ)

• خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے جوڑوں اور پٹھوں کے دردوں سے بیمار چلی آرہی ہے۔ اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے سے قاصر ہے۔ آج کل سی۔ ایم۔ ایچ اوکاڑہ چھاؤنی کا علاج ہو رہا ہے۔ چند دنوں سے بخار رہنے کی وجہ سے طبیعت زیادہ خراب رہتی ہے۔ بیرون ملک سے علاج کی غرض سے انجکشن منگوائے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی مؤدبانہ و عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد انور ہاشمی (سابق قائد ضلع ملتان) حال اوکاڑہ)

پیارے بچو!

کیا آپ اپنے اجتماع میں ہونے والے علمی و ورزشی مقابلوں میں بھرپور حصہ لینے کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں؟

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال احمدیہ)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ • قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

۱۹ تبوک ۱۳۶۰ ہش

گناہوں کا سیلاب اور اس کے سدِّباب کا اصل طریق

آج کل دنیا میں گناہوں کا ایک سیلاب آیا ہوا ہے بالخصوص مغربی ممالک میں اس سیلاب نے ایسی ہولناک صورت اختیار کر رکھی ہے کہ اس نے وہاں کی معاشرتی زندگی میں زہر گھول کر روحانی لحاظ سے انہیں ہلاک کر کے رکھ دیا ہے۔ گناہوں کی اس کثرت اور اس کی ہلاکت آفرینی سے بچنے کی انہیں کوئی راہ نظر نہیں آرہی ہے۔ اس بارہ میں نام نہاد اصلاحی اداروں کی طرف سے جو تدبیر بھی اختیار کی جاتی ہے وہ الٹی ہی پڑتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ اصلاح احوال کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوتی بلکہ اس کی وجہ سے گناہوں کے سیلاب میں اور شدت آجاتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ گناہوں کے سیلاب کا اصل سبب معلوم کئے اور اسے دور کئے بغیر جو علاج بھی تجویز کیا جائے گا اس کا نتیجہ مرض کی شدت میں اضافہ کا ہی موجب ہوگا۔ گناہوں کی اصل جڑ دہریت ہے۔ مغربی ممالک میں گناہوں کے سیلاب کی اصل وجہ یہی ہے کہ وہاں سراسر مادی تہذیب کے زیر اثر دہریت نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ وہاں لوگوں کا خدا کی ہستی پر سرے سے ایمان ہی نہیں ہے۔ رہے وہ مشرقی ممالک جو ہستی باری تعالیٰ کے منکر تو نہیں ہیں، پھر بھی ان میں گناہوں کی گرم بازاری ہے۔ سو وہاں کے لوگوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان اس درجہ کمزور ہو چکا ہے کہ انہیں بھولے سے بھی یہ خیال نہیں آتا کہ ان کا ایک قادر مطلق خدا ہے جو نیک اعمال کی جزا اور برے افعال کی سزا دیتا ہے۔ منہ سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرنے کے باوجود ان کے دل اس یقین سے یکسر خالی ہیں کہ وہ قادر مطلق اور شدید العقاب بھی ہے۔ اگر انہیں اس کے قادر مطلق اور شدید العقاب ہونے پر کامل یقین ہو تو گناہوں میں غرق ہونا تو کجا وہ ان کے قریب بھی نہ پھٹکیں۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس نے دنیا میں گناہوں کے سیلاب اور اس کی ہلاکت آفرینی نیز اس کی بنیادی وجہ اور اس کے سدِّباب کے اصل طریق پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

مثال کے طور پر پہلے آپ نے دنیا میں گناہوں کے سیلاب اور اس کی ہلاکت آفرینی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"دنیا میں گناہ کے سیلاب کا ایک طوفان آیا ہوا ہے۔ اور اس دریا کا گویا بند ٹوٹ گیا ہے۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ یہ گناہ جو کیڑوں کی طرح چل رہے ہیں کوئی ایسی صورت بھی ہے کہ جس سے یہ بلا دور ہو جائے اور دنیا جو خباثت اور گناہ کے زہر اور لعنت سے بھر گئی ہے کسی طرح صاف ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اس سوال کو قریباً تمام مذہبوں اور ملتوں نے محسوس کیا اور اپنی اپنی جگہ پر وہ کوئی نہ کوئی علاج بھی گناہ کا بتاتے ہیں۔ مگر تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس زہر کا تریاق کسی کے پاس نہیں۔ ان کے طریق علاج استعمال کر کے مرض بڑھا ہے گھٹا نہیں"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۵۰، صفحہ ۳۵۱)

دنیا میں اسلام کے علاوہ پائے جانے والے دیگر مذاہب اور ملتوں کے تجویز کردہ علاج اور ان کی خامیوں اور مضر اثرات کو واضح کرنے کے بعد آپ نے گناہوں کے سیلاب کی بنیادی وجہ اور اس کے صحیح علاج پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

"میرے آنے کی یہی غرض ہے کہ میں دنیا کو دکھا دوں کہ خدا ہے اور وہ جزا دیتا ہے۔ اور یہ بات کہ محض اس یقین ہی سے انسان پاک زندگی بسر کر سکتا ہے اور گناہ کی موت سے بچ سکتا ہے ایسی صاف ہے جس کے لئے ہم کو منطقی دلائل کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ خود انسان کی فطرت اور روزمرہ کا تجربہ اور مشاہدہ اس کے لئے زبردست گواہ ہیں کہ جب تک یہ یقین کامل نہ ہوگا کہ خدا ہے اور وہ گناہوں سے نفرت کرتا ہے اور سزا دیتا ہے کوئی اور حیلہ کسی صورت میں چارہ گر ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جن اشیاء کی تاثیرات کی زندگی کا ہم کو علم ہے ہم کیسے دوڑ دوڑ کر ان کی طرف جاتے ہیں اور جن چیزوں کو اپنے وجود کے لئے خطرناک زہریں سمجھتے ہیں ان سے کیسے بھاگتے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھو کہ ایک جھاڑی میں ہمیں یقین ہو کہ سانپ ہے تو کیا کوئی بھی ہم میں سے ہوگا جو اس میں اپنا ہاتھ ڈالے یا قدم رکھ دے، ہرگز نہیں۔ بلکہ اگر کسی میں سانپ کے ہونے کا معمولی وہم بھی ہو تو اس طرف سے گزرنے میں ہر وقت مضائقہ ہوگا، طبیعت خود بخود اس طرف جانے سے رکے گی ..... اب وہ کیا بات ہے جس نے دل میں خوف ہراس پیدا کیا ہے۔ کہ کسی صورت میں بھی دل اس طرف کا ارادہ نہیں کرتا وہ وہی یقین ہے جو اس کی مہلک اور مضر تاثیرات پر ہو چکا ہے۔ اس قسم کی بے شمار نظیریں ہم دے سکتے ہیں اور یہ ہماری زندگی میں روزمرہ پیش آتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۲-۱۳)

سیدنا حضرت اقدس نے گناہوں کی مہلک اور مضر تاثیرات کو روزمرہ پیش آنے والے واقعات کی مثالوں سے واضح کرنے اور اس بارہ میں عدم یقین کی ہلاکت آفرینیوں کو ذہن نشین کرانے کے علاوہ خدا تعالیٰ کے قادر مطلق اور شدید العقاب ہونے پر کامل یقین کے انقلاب انگیز اثر کو بھی ایک بہت ہی لطیف مثال سے واضح فرمایا۔ آپ نے فرمایا:

"دیکھو اگر کوئی شخص کسی حاکم کے سامنے کھڑا ہو اور اس حاکم کا کچھ اسباب متفرق طور پر پڑا ہوا ہو تو یہ کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اسباب کا کوئی حصہ چرا لے خواہ چوری کے کیسے ہی قوی محرکات ہوں اور وہ کیسا ہی بدعادت میں مبتلا ہو مگر اس وقت اس کی ساری قوتوں اور طاقتوں پر ایک موت وارد ہو جائیگی اور اسے ہرگز جرأت نہ ہو سکے گی اور اس طرح سے وہ اس چوری سے ضرور بچ جائے گا۔ اسی طرح ہر قسم کے خطاکاروں اور شریروں کا حال ہے کہ جب انہیں ایسی قوت کا پورا علم ہو جاتا ہے۔ جو ان کی شرارت پر سزا دینے کے لئے قادر ہے تو وہ جذبات ان کے دب جاتے ہیں۔ یہی سچا طریق گناہ سے بچنے کا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ پر کامل یقین پیدا کرے اور اس کی سزا و جزا دینے کی قوت پر معرفت حاصل کرے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۴)

الغرض گناہوں کے سیلاب کی اصل وجہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کے سزا و جزا دینے کی قدرت پر کامل یقین کے فقدان کے سوا اور کوئی نہیں اور اس کا علاج خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی غیر محدود قدرتوں پر کامل یقین ہی ہے۔ جب تک یہ یقین پیدا نہیں ہوگا اس وقت تک گناہوں کا سیلاب دور نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ کے مامور ایسے سیلابوں کے وقت ہی مبعوث ہوتے رہے ہیں اور ان کا سب سے بڑا کارنامہ ہی یہ ہوتا تھا کہ وہ لوگوں کو اس یقین کامل سے مالا مال کر دکھاتے تھے اور اسی کے نتیجہ میں گناہوں کے سیلابوں کا زور ٹوٹنے اور ان کا دیکھتے ہی دیکھتے معجزانہ طور پر رخ پھرنے سے وہ کالعدم ہو کر رہ جاتے تھے۔

کرامت

کرامت بندگی، حُسنِ اطاعت
رہِ عجز و شجاعت، عفو و غیرت
کشائش میں، ہجومِ ہم و غم میں
بہر حال استقامت ہے کرامت

(عبد المنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمدن اسلامی کا قیام

۴

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب (مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ)

سوالیوں کو سوال سے روکنا

اسلام غرباء کی خبر گیری کا حکم دیتا ہے اور ساتھ ہی سستی اور کاہلی کو مٹاتا ہے۔ وظائف کے ذریعہ معذور و مجبور لوگوں کی امداد کی جاتی ہے۔ سوال سے لوگوں کو روکا جاتا ہے ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک سوالی کو دیکھا کہ اس کی جھولی آٹے سے بھری ہوئی تھی۔ آپ نے اس سے آٹا لے کر اونٹوں کے سامنے پھینک دیا اور فرمایا۔ اب مانگو۔ سو معلوم ہو گیا کہ سوالیوں اور بیکار آدمیوں کو کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

عدل و انصاف قائم کرنا

حکومت کا کام عدل و انصاف کا قیام ہے اس کے لئے ازبس ضروری ہے کہ قضاء کا اعلیٰ درجہ کا انتظام ہو اور پھر قضا کے لئے بعض احکام مقرر شدہ ہیں۔ مثلاً وہ کسی کی رعایت نہ کرے۔ رشوت نہ لے اس کے پاس کوئی سفارش نہ کرے۔ اگر کوئی سفارش کرے بھی تو وہ قبول نہ کرے۔ مقدمات کے فیصلے میں شہادت اور ثبوت مدعی سے لیا جائے اور مدعا علیہ سے قسم لیں اور پھر یہ بھی ضروری ہے کہ معلوم کیا جائے کہ شہادت دینے والا معتبر اور ثقہ ہو اور جھوٹے اور اوباش نہ ہوں۔ نیز قاضیوں کے متعلق تاکید ہے کہ وہ لائق اور قابل ہوں اور ان کے فیصلوں کو ماننا پڑے گا۔ اگر چہ ان سے غلطی کا بھی امکان ہے اور ان سے غلط فیصلے بھی ہو سکتے ہیں مگر مگر ان فیصلوں کو نہ مانا جائے گا تو ان فیصلوں کی ہتک ہوگی اور فساد کا امکان ہے لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ان فیصلوں کو مانا جائے اور یہ بات ایک مسلم شہری کے شایانِ شان نہیں کہ وہ قضا کے فیصلوں کو نہ مانے کیونکہ اس سے نظام سلسلہ درہم برہم ہوتا ہے کمزوروں اور ناسمجھوں کے لئے ان کی امداد کے لئے مفتیوں کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے مگر اس میں شرط یہ رکھی ہے کہ ایسے مفتی حکومت ہی مقرر کر سکتی ہے اپنے طور پر کوئی مفتی نہیں بن سکتا۔

۳۔ فیصلوں کا اجراء

حکومت کے فیصلوں کا اجرا بھی حکومت کے اختیار میں ہے ان کے اجراء میں رحم یا لحاظ کا کوئی دخل نہیں۔ خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا۔ حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میری بیٹی چوری کرے تو میں اس کو بھی سزا دینے سے دریغ نہیں کروں گا چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکے کو ایک جرم میں خود اپنے ہاتھ سے کوڑے لگائے تھے

۴۔ ملک کی عزت اور آزادی کی حفاظت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

اے مسلمانو! سرحدوں پر ہمیشہ مضبوط چوکیاں بنائے رکھو جو دوسری حکومتوں کے مقابلہ میں ملک کی حفاظت کریں اور امن و جنگ میں برابر استقلال سے اس بات کا تعہد کریں۔

۵ حفظانِ صحت کا خیال رکھنا

حفظانِ صحت کا خیال رکھنا بھی حکومت کا فرض ہے قرآن مجید کا ارشاد ہے

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ علاوہ قلبی اور جسمانی صفائی کا خیال رکھنے کے گندگی اور غلاظت کو دور کرنا یعنی اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ پبلک صفائی کا خیال رکھے اور راستوں اور پبلک جگہوں وغیرہ کی صفائی کا انتظام کرے چنانچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضؓ کو مقرر فرماتے تھے کہ وہ آوارہ کتوں کو مار دیں تاکہ ان کے جنون کی وجہ سے لوگوں کو نقصان نہ ہو۔

تعلیم کا انتظام

اسلامی حکومت کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ تعلیم کا انتظام کرے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرض تعلیم کا انتظام کرنا فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

(سورہ جمعہ)

احکام ضروریہ اور ان کی حکمت کا سکھانا اس رسول کا کام ہے کتاب سے مراد صرف قرآن کریم نہیں بلکہ جتنے علوم قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں۔ وہ سب مراد ہیں گویا علم ھیئت، علم نباتات، علم تاریخ، علم الاخلاق علم طب اور علم حیوانات وغیرہ کا ذکر ہے اور ان کی طرف توجہ دلائی گئی ہے پس کتاب سکھانے سے مراد ان علوم کی طرف متوجہ کرنا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (ابن ماجہ)

یعنی ہر مسلم پر علم کا پڑھنا فرض ہے اور آپ ہمیشہ اس کا خیال رکھتے تھے اس لئے جنگِ بدر میں پڑھے لکھے قیدی آئے تو آپ نے ان سے معاہدہ کیا کہ بجائے روپیہ دیکر آزاد ہونے کے وہ قیدی مسلمان بچوں کو پڑھائیں۔

۷۔ حکومت کا یہ بھی فرض ہے کہ ایسے محتاج لوگوں کی امداد کرے جو کام کرنا تو جانتے ہیں مگر ان کے پاس کام کرنے کا سامان نہیں چنانچہ ایسے لوگوں کے لئے بیت المال میں سے ایک حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ

۸ ملک کے اندرونی امن کا قیام

اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ امن کو قائم رکھے اور فساد پیدا کرنے والوں کی سخت مذمت کرے اور یہ بھی ارشاد ہے کہ جن لوگوں کی غفلت اور سستی اور ناجائز رعایت سے ملک میں بدامنی پھیلتی ہے وہ خداوند کے حضور مجرم ہیں۔ اسلامی حکومت کا نقشہ یہ ہے۔ کہ ایک عورت سینکڑوں میل تک سفر کرتی جائے اور اس کو کوئی خطرہ ارضی نہ ہو

۹ ملک کی خوراک کا انتظام

ابتدائی خلفاء کے زمانہ میں خوراک کے جمع کرنے کے لئے تعہد کیا جاتا تھا۔ اور جب غلہ کی کمی ہوتی تو ہر شخص کے لئے پرچی جاری ہوتی جس کے ذریعہ وہ سرکاری سٹوروں سے غلہ خرید سکتا تھا۔ تا یہ نہ ہو کہ بعض لوگ زیادہ جمع کر لیں اور باقی محروم رہ جائیں۔

۱۰۔ راستوں کو درست کرنا۔

حکومت کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ملک کے راستوں کو وسیع بنائے اور ان کی مرمت کروائے کیونکہ اگر رستے اور سڑکیں درست ہوں تو مسافروں کے آنے جانے میں بڑی سہولت پیدا ہو جاتی ہے اور مناسب اشیاء کی درآمد اور برآمد میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ پہلے زمانہ میں راستے عام طور پر ۲۰ فٹ ہوا کرتے تھے کیونکہ اس وقت گاڑیاں نہ تھیں۔ مگر موجودہ زمانہ میں گاڑیاں اور موٹریں بلکہ اس سے بھی زیادہ بوجھل ٹریفک چلتی ہے۔ اسی نسبت سے راستوں میں کشائش اور وسعت پیدا کرنا چاہیئے۔

۱۱۔ ملک کے اخلاق کی نگرانی

مملکت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ملک کے اخلاق کی نگرانی کرے اور یہ اخلاق کی درستگی اور ہواری تبھی ہو سکتی ہے جب تعلیم و تربیت کا سلسلہ باقاعدہ جاری رکھا جائے اور تعلیم و تربیت کرنے والے بھی ہوں جو خود تربیت یافتہ ہوں اس میں کوئی شک نہیں کہ اچھی تعلیم کے لئے سرٹیفکیٹ کا ہونا ضروری ہے مگر موجودہ دور میں سرٹیفکیٹ کے علاوہ اخلاق کی آزمائش میں بھی امتحان ہونا نہایت ضروری ہے۔

۱۲۔ علوم کو رائج کرنا۔

علوم کو رائج کرنا بھی اسلامی حکومت کا فرض ہے اس بارہ میں خداوندی کا ارشاد ہے۔

وَيُزَكِّيْهِمْ کہ لوگوں کو بلند کرے۔ اونچا کرے یعنی پبلک کو ہر قسم کی ترقی دے اور ہر وقت کی ضرورتوں کو پورا کرے۔ الغرض جو علوم جدیدہ بھی معلوم ہوں ان کو ملک میں رائج کرے اور تحقیق و تجسس کیطرف لوگوں کو مائل کرے اور جو تمدنی قسم کے نئے نئے سوالات پیدا ہوں ان کو اسلامی تعلیم کے دائرہ میں حل کیا جائے۔

رعایا کے فرائض

اسلام نے کچھ حقوق بذمہ رعایا مقرر کئے ہیں گویا یہ حدیں ہیں جن سے تجاوز کرنا کسی صورت میں بھی قوم و ملک کے لئے فائدہ بخش نہیں رعایا کے فرائض یہ ہیں۔

۱۔ فرماں برداری

ملک کی رعایا اور پبلک کا فرض ہے کہ حکومت کی پوری فرماں بردار ہو اور حکومت سے پورا تعاون کرے خواہ وہ اس کے منشاء کے مخالف ہی کیوں نہ ہو۔ خدا کے قانون نے اسلامی حاکم کو اگرچہ سیاست میں ایک فوقیت دی ہے مگر بحیثیت انسانی حقوق اسی کو کوئی علیحدہ رتبہ نہیں دیا گیا۔ اس کو اتنا حق ضرور ہے کہ ملک و قوم کے مشورہ کے بعد ملک کے استحکام کے لئے احکام جاری کرے مگر ذاتی طور پر حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں اور اگر ذاتی طور پر کسی کا خلیفہ سے جھگڑا ہو جائے تو جس طرح لوگوں کے جھگڑے طے پاتے ہیں اس طرح بذریعہ عدالت اس کا فیصلہ ہوگا۔ اس معاملہ میں خلیفہ کو بھی کسی نوع کی فوقیت نہیں اور نہ کوئی رعایت ہے یہ مشہور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا۔ جب حضرت ابی بن کعبؓ سے جھگڑا ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیا تھا جب معاملہ قاضی کے پاس گیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ جب حضرت عمرؓ آئے تو قاضی صاحب نے ادب کی وجہ سے اپنی جگہ چھوڑ دی حضرت عمرؓ فریق مخالف کے پاس جا بیٹھے اور قاضی سے فرمایا کہ یہ ناانصافی ہے جو آپ نے کی۔ اس وقت میرے اور میرے مخالف کے درمیان کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے تھا اور یہ دعاوی انہی امور کے متعلق چل سکتے ہیں جو خلافت کے کام سے علیحدہ ہوں۔

آقا اور ملازمین کے تعلقات

اسلام سے پہلے آقا اور اس کے ملازمین کی حیثیت ایک بادشاہ اور رعایا کی تھی۔ اس وقت بھی یہی خیال دنیا پر غالب ہے مگر اسلام اس کا علاج بتاتے ہوئے جو اصول قائم کرتا ہے وہ ہمدردی سے پُر ہے اور ایک دوسرے کی خیر خواہی سے بریز ہے وہ اصول یہ ہے کہ اگر آقا روپیہ خرچ کرتا ہے تو نوکر اپنا وقت اور اپنی جان دیتا ہے۔ اس لئے جبر بالکل نہیں ہونا چاہیئے اسلام اس قسم کے حالات اور قوانین کے خلاف ہے جو اسلام سے پہلے تھے۔ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ

۱۔ آقا اپنے نوکر کو گالی نہ دے اور نہ ہی مارے اسلام غلامی کے بھی خلاف ہے اور اگر بوجہ مجبوری کبھی غلامی ہو سکتی ہے تو اس کی کئی وجوہات ہیں۔ مثلاً

۱۔ جب کسی ایسی قوم سے لڑے جو اس سے جبراً اس کا مذہب چھڑوائے۔

۲۔ جبکہ وہ لوگ جو غلام بنائے گئے ہوں وہ عملاً ایسی ظالمانہ اور خلافِ انسانیت جنگ میں شامل ہوں۔

۳۔ جبکہ وہ لوگ جن کو غلام بنایا گیا ہے اس مظلوم قوم کے جس سے وہ جان سے پیاری چیز مذہب چھڑانا چاہتے ہیں اخراجاتِ جنگ ادا کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔

اگر یہ باتیں نہ ہوں یعنی جنگ دنیاوی ہو اور وہ شخص جس کو غلام بنایا گیا ہے جنگ میں شامل نہ ہو یا جنگ میں شامل ہے لیکن جنگ کے خرچ سے اپنا حصہ ادا کرنے کے لئے تیار ہو تو ایسے شخص کو غلام بنانے یا غلام رکھنے کو اسلام ایک خطرناک جرم قرار دیتا ہے۔ اب ہر ایک شخص خیال کر سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس لئے تلوار اٹھاتا ہے کہ دوسرے سے جبراً اس کا مذہب چھڑوا دے جس کی نسبت اس دوسرے شخص کا یہ یقین ہے کہ وہ نہ صرف اس کے اس دنیا میں کام آنیوالا ہے بلکہ مرنے کے بعد ہمیشہ اس مذہب نے اس کو ابدی ترقیات دلانا ہیں تو پھر جب پکڑا جائے تو اس خرچ کو ادا کرنے سے وہ خود یا اس قوم کے لوگ انکار کر دیں جو اس قوم کو کرنا پڑا تھا۔ جس پر ظالمانہ حملہ کیا گیا تھا تو وہ ضرور اس امر کا مستحق ہے کہ اس کی آزادی اس سے چھین لی جائے اسلام درحقیقت ایسے شخص کو جو مذہب بزور شمشیر پھیلانا چاہتا ہے اور اپنی طاقت کے گھمنڈ پر دوسرے کے عقائد میں دخل دینا چاہتا ہے۔ انسانیت سے خارج قرار دیتا ہے اور بنی نوع انسان کے لئے ایک خطرناک وجود قرار دیتا ہے اس لئے اس وقت تک کہ اس کے اندر حقیقی ندامت پیدا نہ ہو اُسے اس کی آزادی سے محروم قرار دیتا ہے چنانچہ ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ ہم سات بھائی تھے ہمارے پاس ایک لونڈی تھی ہم میں سے سب سے چھوٹے بھائی نے اُسے ایک تھپڑ مار دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسے آزاد کر دو (مسلم)

اسی طرح ایک اور صحابیؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ ایک غلام کو مارنے لگا۔ مجھے اپنے پیچھے سے ایک آواز آئی۔ جسے میں پہچان نہ سکا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے ابو مسعود جس قدر تجھ کو اس غلام پر مقدرت حاصل ہے اس سے کہیں زیادہ تجھ پر خدا کو مقدرت حاصل ہے وہ کہتے ہیں ڈر کے مارے میرے ہاتھ سے کوڑا زمین پر جا گرا اور میں نے کہا یا رسول اللہ۔ یہ غلام خدا کے لئے آزاد ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو اسے آزاد نہ کرتا تو آگ تیرا منہ جھلس دیتی (مسلم)

اسی طرح حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص اپنے نوکر سے اتنا کام لے جو وہ کر سکے اور اگر زیادہ کام ہو تو خود ساتھ لگ کر کام کرائے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر نوکر کھانا پکا کر آقا کے سامنے رکھے تو اصل حق تو یہ ہے کہ وہ نوکر آقا کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم اس میں سے کچھ حصہ اس کو دے کیونکہ آگ کی تکلیف تو اُس نے اٹھائی ہے۔

مزدوری کے متعلق ارشاد ہے کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کو ادا کر دے حضورؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص مزدور کو اس کا حق ادا نہیں کرتا۔ قیامت کے دن میں اس کی طرف سے جھگڑوں گا اگر کوئی مزدور کی مزدوری نہیں دیتا تو حکومت کا فرض ہے کہ اس کو دلوائے۔

پھر یہ بھی شریعت نے مزدور کا حق قرار دیا ہے کہ اگر اس کی مزدوری کافی نہیں دی جاتی تو وہ کے ذریعہ اپنی داد رسی کروائے۔ اگر مزدور سیاسی حالات کی وجہ سے مجبور ہو کہ آقا کے ساتھ مل کر کام کرے تو پھر حکومت کا فرض ہے کہ وہ دونو فریقوں کا حال سن کر مناسب فیصلہ کرے۔

(باقی)

بہترین آدمی

"حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے خود قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا" (ترمذی)

یوم تحریک جدید ۲۵ ستمبر جمعۃ المبارک

• سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد کے میدان میں جماعتوں کا محاسبہ کرنے اور ۳۱ اخاء/اکتوبر ۸۱ء تک اسے کامیاب و بامراد انجام تک پہنچانے کے لئے ۲۵ ستمبر بروز جمعۃ المبارک انشاء اللہ یوم تحریک جدید منایا جائے گا۔

(اوّل)۔ تحریک جدید کے انیسویں اور سب سے اہم مطالبہ کے پیشِ نظر محترم امیر/صدر صاحب سے درخواست ہے کہ ۲۵ ستمبر کو نماز فجر کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ کام شروع کیا جائے۔

(دوم)۔ مقامی سیکرٹری تحریکِ جدید/سیکرٹری مال کی تیار کردہ فہرستیں (جن میں قابلِ وصولی رقوم مع اسماء مجاہدین درج ہوں) محصلین میں تقسیم کر دی جائیں اور ان کے حلقے معین کر دیئے جائیں۔

(سوم)۔ مناسب ہوگا کہ جماعت کے مقررہ محصلین کے علاوہ انصار و خدام میں سے بھی رضاکارانہ طور پر محصلین حاصل کئے جائیں تاکہ وفود کی صورت بن سکے۔

(چہارم)۔ محصلین کے ہر وفد کو رسید بک مہیا کی جائے اور دوسرے دن تک جس قدر رقوم جمع ہوں وہ رسید بک سمیت سیکرٹری تحریک جدید/سیکرٹری مال کے پاس جمع کروا دی جائیں اور جملہ رقوم جماعتی نظام کے تحت مرکز میں بروقت پہنچا دی جائیں۔

(پنجم)۔ اگر رسید بکوں کی کمی ہو تو محصلین پہلے سادہ کاغذ پر رسید دیتے رہیں اور دوسرے دن سیکرٹری صاحب تحریک جدید/سیکرٹری صاحب مال سے صدر انجمن کی مطبوعہ رسید بک کی رسیدیں بنوا کر متعلقہ مجاہدین تک پہنچا دیں اور سادہ رسیدیں ان سے واپس لے لیں۔

(ششم)۔ ۲۵ ستمبر کو خطبہ جمعہ تحریک جدید کے بارے میں پڑھا جائے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات سے متعلقہ ارشادات لے کر ہدیہ قارئین الفضل کئے جا سکتے ہیں۔

(ہفتم)۔ اس خطبہ میں خطیب صاحب مذکورہ بالا چھ گذارشات سے جماعت کو آگاہ فرمائیں تاکہ مخلصین پہلے ہی مالی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہوں۔

(ہشتم)۔ تیسرے دن محترم امیر/صدر صاحب مقامی جماعت کی مساعی کا جائزہ لیں اور ٹھوس نتائج پر مشتمل رپورٹ مرکز میں بھجوا کر دفتر ہذا کو یہ موقع باہم پہنچائیں کہ تعاون کرنے والے دوستوں کے لئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کریں۔

(نہم)۔ اس تقریب پر جماعتی عہدیداروں کے ساتھ تعاون کرنے والے دوستوں کے اسماء بھی بغرض دعا بھجوائے جائیں۔

المتمس خاکسار

شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید

انجمن احمدیہ۔ پاکستان۔ ربوہ۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کے تبلیغی دورے

قیامِ مساجد و اشاعت قرآن مجید کے ایمان پرور مناظر کی نمائش

مؤرخہ ۲۴ اگست محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید چک چھٹہ تشریف لائے۔ مقامی جماعت نے آپ کی آمد پر نزدیکی دیہات کی جماعتوں کو بھی مدعو کیا ہوا تھا جن کے کھانے کا انتظام بھی تھا۔ مکرم قاضی نذر محمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے بڑی لگن سے ان انتظامات میں حصہ لیا۔ چنانچہ بعد نماز مغرب و عشاء پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی سے ہوا۔

خاکسار کے تعارفی اور تمہیدی کلمات کے بعد محترم وکیل المال صاحب اوّل نے سلائیڈز اور متحرک فلم کے ذریعہ اکنافِ عالم میں ہونے والی تبلیغی مساعی دکھائیں اور نہایت ہی دلچسپ اور مؤثر انداز میں تبصرہ کرتے ہوئے جماعتی کوششوں کا ذکر کیا۔ نیز سپین میں سیدنا حضور ایدہ اللہ کے مبارک ہاتھوں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب کی تفصیل پیش کی جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ اس موقعہ پر قریباً آٹھ صد افراد کی حاضری ہوگئی۔ جن میں پانچ صد ۵۰۰ کے قریب غیر از جماعت احباب تھے۔ علاقہ کے کونسلر بھی سارا وقت شامل رہے اور محظوظ ہوئے

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اس تقریب کو اللہ تعالیٰ بابرکت نتائج سے نوازے آمین

(مغفور احمد قمر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ حافظ آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو جامع دعائیں

مکرم محمود مجیب صاحب اصغر اسلام آباد

انسان دن اور رات اللہ تعالیٰ کی مدد اور راہنمائی کا محتاج ہے۔ اسے کیا معلوم کہ ہر نیا دن جو اس پر چڑھتا ہے اور ہر نئی رات جو اس کی زندگی میں آتی ہے اس کے لئے کیا قضاء و قدر لے کر آئے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ مجسم دعا تھے صبح و شام اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے اور ہر شر سے اس کی پناہ میں آنے کے لئے دو جامع دعائیں سکھائی ہیں جو ذیل میں مع ترجمہ پیش کی جاتی ہیں۔

صبح کے وقت پڑھنے کی دعا

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكُفْرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ

ترجمہ:۔ ہم نے صبح کی اور صبح کی ملک نے خالص اللہ تعالیٰ کے لئے اور سب تعریف اللہ کے لیئے ہے۔ جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اے میرے رب میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں جو اس دن میں ہے اور جو اس کے بعد آنیوالے دنوں میں ہے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس دن کے شر سے اور اس شر سے جو اس کے بعد ہے۔ اے میرے رب میں سستی سے اور بڑھاپے کے دکھ سے اور کفرانِ نعمت سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اسی طرح اے میرے رب میں دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے بھی تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔

شام کے وقت پڑھنے کی دعا

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكُفْرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔

ہم نے شام کی اور شام کی ملک نے بھی خالص اللہ کے لئے اور وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے اے میرے رب میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں جو اس رات میں ہے اور جو اس کے بعد میں ہے اور میں اس رات کے شر سے اور اس شر سے جو اس کے بعد ہے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب میں تجھ سے، سستی، بڑھاپے کے دکھ اور کفرانِ نعمت سے بھی پناہ مانگتا ہوں اور اے میرے رب میں تجھ سے دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعائیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید بیان کرنے کے علاوہ ہر قسم کے شر اور ابتلاء سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

قرآن کا تاکیدی حکم

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انبیاء کے ذریعے ہمیں صبح و شام تسبیح کرنے اور دعائیں کرنے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ حضرت زکریاؑ کے ذکر میں فرمایا۔

فَأَوْحٰى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا (مریم: ۱۲)

کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا کہ صبح اور شام خدا کی تسبیح کرتے رہا کرو اور اس سے دعائیں کرتے رہا کرو۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے براہ راست مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (احزاب آیت ۴۲، ۴۱)

یعنی اے مومنو! اللہ کا ذکر بہت کیا کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کیا کرو۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ (المومن: ۵۶)

یعنی اے محمد عربیؐ! اپنے رب کی شام اور صبح حمد کے ساتھ ساتھ تسبیح بھی کرتا رہا کر۔

پس قرآن کریم نے ان احکامات کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متذکرہ بالا دعائیں صبح و شام ضرور پڑھنی چاہئیں کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ کی حمد بھی بیان کی گئی ہے اس کی تسبیح بھی اور اللہ تعالیٰ سے ہر ممکنہ شر اور مصیبت سے پناہ طلب کرنے کی دعا بھی شامل ہے اس لحاظ سے یہ دعائیں بڑی جامع اور معنی خیز ہیں۔ حضرت اقدس اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں

"دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ بلائیں تم سے دور رکھے"

پھر فرمایا۔

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

دنیا کی بلاؤں سے بچنے کے لئے اور تقویٰ سے دن اور رات بسر کرنے کیلئے بھی ضروری ہے کہ صبح اور شام کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ میں مناجات کرتے ہوئے کیا جائے۔ حضرت اقدس نے دعا کے بارہ میں ایک اصولی بات بتائی ہے کہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرنے کیلئے دعا کرنی چاہیئے اور اس کے بعد دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرنی روا ہے کیونکہ بعض اوقات دنیوی مشکلات دینی معاملات میں حارج ہوتی ہیں اور ان ابتلاؤں میں خدمت دین صحیح طرح نہیں ہو سکتی پس ہر پہلو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ صبح و شام پڑھنے والی دعائیں بڑی جامع ہیں۔ جنہیں ضرور پڑھنا چاہیئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مبلغ سلسلہ حافظ عبدالحفیظ صاحب اعوان کی یاد میں

محترم حافظ عبدالحفیظ صاحب اعوان مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جزائر فجی میں فریضہ تبلیغ انجام دیتے ہوئے کار کے ایک حادثہ میں اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم حافظ صاحب محترم میاں نظام الدین صاحب کے پوتے تھے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اصحاب میں سے تھے۔ حافظ قرآن تھے۔ جامعہ احمدیہ سے فارغ ہو کر کچھ عرصہ تحت ہزارہ ضلع سرگودھا میں بطور مربی سلسلہ خدمات بجا لاتے رہے۔

اس کے بعد قریباً ۴ سال رحیم یار خان میں خدمت دین میں مصروف رہے۔ پھر مرکز کی طرف سے کو فجی میں بطور مبلغ بھیجا گیا جہاں آپ نے کم و بیش ڈیڑھ سال فجی گذارا تھا کہ ایک حادثہ کا شکار ہو گئے۔ اور خدا کو پیارے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں آپ کو جگہ دے۔

حافظ صاحب مرحوم و مغفور سلسلہ احمدیہ کی خدمت کے لئے بے حد شوق اور جذبہ رکھتے تھے بہت بہادر اور نڈر تھے۔ جو سچی بات آپ سمجھتے تھے اس کی خاطر سینہ سپر ہو جاتے تھے لَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ کے مصداق تھے۔ اسی وجہ سے کئی دفعہ آپ کو تکلیف بھی اٹھانی پڑی۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر جرأت سے عمل کرتے تھے چنانچہ جن جماعتوں میں آپ کا قیام رہا وہ آپ کی ان عادات سے خوب واقف ہیں۔ سلسلہ کے مفاد میں جو بات بھی ہو آپ اس کے لئے ہر طرح اقدام کرتے تھے اور کسی قسم کی روک کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔

امام وقت سے بے حد پیار اور آپ کیلئے غیرت اور جذبۂ اطاعت اپنے اندر رکھتے تھے آپ کے ساتھ والہانہ عشق کو آپ ایمان کا لازمی جزو یقین کرتے تھے۔ خدا کرے کہ ہم سب اسی طرح بنی نوع انسان کی بھلائی اور دین کی خاطر اپنے امام سے بے پناہ عشق رکھنے اور آپ کی اطاعت کرنے والے ہوں تا خدا ہم سے راضی ہو۔ حافظ صاحب مرحوم و مغفور نے اپنے پیچھے ایک پورا سوگوار خاندان چھوڑا ہے جس میں ان کے والدین۔ بھائی بہنیں۔ سوگوار بیوہ تین چھوٹی چھوٹی بچیاں اور ایک چھوٹا سا بچہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا رب العالمین

(محمد امداد الرحمٰن صدیقی گلگشت کالونی ملتان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۳ اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز جمعہ شروع ہو رہا ہے۔ ہر لجنہ خواہ کتنی چھوٹی ہی کیوں نہ ہو اس کی طرف سے نمائندگان کی شمولیت ضروری ہے اگر کسی لجنہ کی صدر نہ آسکے تو وہ اپنی تصدیق سے اپنی طرف سے کسی اور کو نمائندہ بنا کر بھجوائے۔ جس لجنہ سے کوئی نمائندہ شامل نہ ہوگی اس لجنہ کو کالعدم سمجھتے ہوئے نیا انتخاب کروایا جائے گا۔ ضلعی لجنات کا فرض ہے کہ وہ اپنے ضلع میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کی تحریک کریں۔

جن لجنات کی طرف سے ممبری اور اجتماع کا چندہ نہیں آیا ان کو بار بار یاد دہانی کروائی گئی ہے لجنہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہوتا ہے۔ اس لئے ۴ اکتوبر تک جو منی آرڈر یا ڈرافٹ ملیں گے وہ اس سال کے چندہ میں شامل کئے جائیں گے۔ اجتماع کا پروگرام ہر لجنہ کو بھجوایا جا چکا ہے

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

وقف جدید کا مقصد اور اسکی اہمیت

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"ہماری جماعت میں جتنی تحریکیں بھی کی جاتی ہیں ان سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ انہی تحریکوں میں سے ایک تحریک وقف جدید بھی ہے اس تحریک کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہماری جماعتوں میں ہر جگہ ایسے معلم موجود ہوں جو روزمرہ کی باتوں میں قرآن کریم کے احکام بتائیں اور لوگوں کی تربیت کریں"

"پھر اُن معلمین کے اخراجات پورا کرنے کے لئے ہمیں چندہ بھی دینا چاہیئے اس چندہ کا ایک حصہ میں نے احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت کی غرض سے ان کے ذمہ لگایا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی احمدی بچہ اور بچی ایسی نہ رہے جو اپنی خوشی سے رضاکارانہ طور پر اپنے جیب خرچ میں سے تھوڑی بہت رقم بچا کر اس تحریک میں پیش نہ کرے"

"ان کے علاوہ بڑوں کو بھی اپنی اپنی استطاعت کے مطابق چندہ وقف جدید میں ضرور حصہ لینا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ جنوری ۱۹۷۸ء)

تمام ناظمین اضلاع و زعماء کرام انصار اللہ سے التماس ہے کہ براہ کرم اس امر کا جائزہ لیں کہ آیا ان کے حلقہ میں کوئی فرد جماعت یا کوئی بچہ ایسا تو نہیں جو وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل نہیں۔ براہ کرم اس بارہ میں معین اعداد و شمار کے ساتھ اپنی رپورٹوں میں ذکر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہمیں اعلیٰ سے اعلیٰ رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ایوانِ محمود سپورٹس کلب میں درج ذیل گیمز خدام کی جسمانی ورزش کے لئے ہوتی ہیں۔

بیڈمنٹن۔ ٹیبل ٹینس۔ باڈی بلڈنگ۔ کیرم بورڈ

تمام خدام بھائیوں اور اطفال سے گذارش ہے کہ وہ ان گیمز میں حصہ لیں۔ عنقریب سالانہ ٹورنامنٹ بھی منعقد ہوگا جس کی تاریخوں کا اعلان بذریعہ الفضل جلد کر دیا جائے گا۔

(سیکرٹری ایوانِ محمود سپورٹس کلب۔ ربوہ)

رپورٹ سالانہ لجنات

ہر لجنہ اپنی سالانہ رپورٹ ۱۰ اکتوبر تک بھجوا دے۔ رپورٹ مختصر اور لائحہ عمل کے مطابق ہونی چاہیئے۔ ہر لجنہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں صدر لجنہ مقامی کے دستخطوں سے بھجوائے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

تخت ہزارہ میں یومِ آزادی کی تقریب

جماعت احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا نے امسال بھی ۱۴ اگست کو پورے جوش و خروش کے ساتھ یومِ آزادی منایا جو نئی نسل کو تحریکِ پاکستان سے آگاہ کرنے کا موجب ہوا۔ اس روز ہمارے ہاں حسبِ ذیل پروگرام پر عمل ہوا۔ نماز فجر کے بعد یوم آزادی کے مختصراً تعارف کے بعد مقامی مربی سلسلہ محمد الیاس منیر نے اجتماعی دعا کرائی جس میں پاکستان کی سلامتی، استحکام اور اس کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے دعائیں کی گئیں۔

طلوعِ آفتاب کے بعد مسجد احمدیہ تخت ہزارہ سے ملحق مربی ہاؤس کے سامنے پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر موجود اطفال اور خدام سب احتراماً کھڑے ہو گئے۔ اور اس کے ساتھ ہی تین اطفال نے قومی ترانہ گایا۔

ٹھیک نو بجے جب اسلام آباد میں صدر مملکت نے پرچم کشائی کی اور اس کی کارروائی ریڈیو پر نشر ہوئی تو اس وقت بھی اطفال مسجد میں اکٹھے ہو کر قومی ترانہ کے دوران احتراماً کھڑے رہے۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد احمدیہ میں ہی ایک جلسہ کا انعقاد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد تین بچوں نے مل کر قومی ترانہ پڑھا اور اس دوران خواتین و حضرات احتراماً کھڑے رہے۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ کے استاذ اور سلسلہ احمدیہ کے جید معروف اور بزرگ عالم محترم مولوی محمد احمد صاحب جلیل نے حاضرین سے نہایت دلنشین انداز میں خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں بڑی وضاحت سے قیام پاکستان کی برکات بیان فرمائیں اور دعا کی کہ اللہ کرے کہ اس ملک میں جلد از جلد خالص اسلامی معاشرہ قائم ہو جائے۔ اجلاس استحکامِ پاکستان کی خاطر خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں پر اختتام پذیر ہوا۔

اس روز یوم آزادی کی خوشی میں احمدی احباب، مستورات اور بچوں کے علاوہ غیر از جماعت بچوں میں بھی مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اسی روز سہ پہر کے وقت دریائے چناب کے ایک پکنک کے لئے اطفال ایک جلوس کی صورت میں دریا کی طرف گئے۔ تمام اطفال پاکستان کے چھوٹے چھوٹے جھنڈے اپنے ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے تھے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کر رہے تھے۔ دریا پر اطفال کے مابین کبڈی کا ایک دلچسپ مقابلہ بھی ہوا۔

یوم آزادی کے سلسلہ میں آخری پروگرام کے تحت مسجد احمدیہ اور مربی ہاؤس پر موم بتیوں سے چراغاں کیا گیا۔

(صہیب منیر۔ تخت ہزارہ)

اپنی اصلاح کا خوب موقع ملتا ہے

وقفِ عارضی کی ایک خوشکن رپورٹ

مکرمہ نصرت مجید صاحبہ وفد ۱۴۳۱ نے مندرجہ ذیل خوشکن رپورٹ اپنے وقفِ عارضی کے سلسلہ میں بھجوائی ہے۔

"سترہ گھروں میں جا کر مستورات کو توجہ دلائی گئی کہ قرآن کریم کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دیں۔ اپنے بچوں کی نگرانی کریں کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں یا نہیں۔

اسی طرح تقریباً اٹھارہ گھروں میں جا کر نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ تین بہنوں کو نماز سکھائی گئی۔ پانچ ایسی بہنیں جو نماز نہیں پڑھتی تھیں انہوں نے باقاعدہ نماز پڑھنی شروع کر دی۔ خاص طور پر چار بہنوں کو وصیت کرنے کی تلقین کی گئی اور وصیت والی بہنوں کو چندہ کی بروقت ادائیگی کی طرف بھی خاص توجہ دلائی گئی۔ ایک بہن نے وصیت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ غیر احمدی بہنوں کو بیعت کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس سلسلے میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عمومی طور پر مستورات کو یہ بار بار تلقین کی جاتی رہی کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر باہم رنجشیں نہ پیدا ہونے دیں۔ عفو اور درگزر سے کام لیں۔ اخوت والا، پیار والا معاشرہ قائم کریں۔

اس بابرکت تحریک سے بہت زیادہ فائدہ تو ہمیں پہنچا ہے۔ اپنی اصلاح کا خوب موقع ملتا ہے اور یہ دن روحانی لطف اور سرور میں گزرتے ہیں۔"

احبابِ جماعت اور بہنوں سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ وقف عارضی کی مبارک تحریک میں حصہ لیں۔ فارم وقفِ عارضی اپنے علاقہ کے مربی، صدر یا براہِ راست دفتر ہذا سے حاصل کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن و وقفِ عارضی))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع لجنہ مرکزیہ

لجنہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۳، ۲۴ اور ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو منعقد ہوگا جس میں ہر شہر، قصبہ یا گاؤں جہاں پر لجنہ کی تنظیم قائم ہے کی نمائندگی لازمی ہے۔

ہر ضلع کی صدر لجنہ اپنی ضلع کی لجنات سے رابطہ قائم کرے اور انہیں اجتماع میں شمولیت کی تحریک کرے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

لجنات متوجہ ہوں

ہمارا مالی سال انشاء اللہ ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ لیکن تاحال کئی لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے متعدد بار یاد دہانی کروانے کے باوجود بالکل چندہ موصول نہیں ہوا۔ اب ہر ضلع کی صدر لجنہ کو ان کے ضلع کی نادہند لجنات کے نام تحریر کئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی ہر صدر ضلع اپنے اپنے ضلع کی ان لجنات سے فوری چندہ وصول کر کے بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

راولپنڈی میں اجتماع انصار اللہ

ضلع راولپنڈی کی مجالس انصار اللہ کا دو روزہ تربیتی اجتماع انشاء اللہ مورخہ ۲۴ اور ۲۵ ستمبر ۸۱ء مسجد نور مری روڈ راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔ مورخہ ۲۵ ستمبر بروز جمعۃ المبارک محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ بنفس نفیس تشریف لا رہے ہیں۔ ۲۴ ستمبر کو بعد نماز عصر افتتاح کے موقعہ پر مرکز سے مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد تشریف لائیں گے۔ انشاء اللہ!

ضلع راولپنڈی کے انصار سے درخواست ہے کہ اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ شرکت فرمائیں۔

(دلدار احمد، ناظم انصار اللہ ضلع راولپنڈی)

دعائے نعم البدل

مکرم احمد حسین صاحب کارکن وکالت دیوان ولد مکرم چوہدری مظفر حسین صاحب انسپکٹر تحریک جدید کا پہلا بیٹا جس کی ولادت ۷ ستمبر ۱۹۸۱ء کو بمقام فاطمہ ہسپتال سرگودھا ہوئی تھی چند دن کے بعد ہی ۱۱ ستمبر کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(ملک رفیق احمد کارکن وکالت تبشیر)

درخواستِ دُعا

۱۔ قریباً ایک ماہ ہوا ہمارے محلہ کے ایک بہت ہی مخلص اور ملنسار دوست سید بشیر احمد شاہ صاحب اچانک دماغ کی شریان پھٹ جانے کے باعث وفات پا گئے۔ ان کی بیوہ پر جو پہلے ہی اسقاط حمل کے باعث بیمار تھیں اس صدمہ کا بہت اثر ہوا ہے اور تکلیف بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صبر و سکون بخشے اور انہیں اپنے مرحوم خاوند کی تین نشانیوں کو (دو چھوٹے چھوٹے بچے اور ایک بچی) کی صحیح پرورش اور انہیں پروان چڑھانے کی توفیق بخشے۔

(فضل الٰہی انوری محلہ دارالبرکات۔ ربوہ)

۲۔ میرے ماموں جان مکرم عبدالحی صاحب ابن ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ (سندھ) کچھ عرصہ سے بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ (طاہرہ انور ابڑو۔ لاڑکانہ)

۳۔ میرے نانا جان چوہدری نذیر احمد صاحب منہاس کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور سروسز ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ اسی طرح ہمارے مربی مکرم نصیر احمد صاحب ناصر کا چھوٹا بچہ عزیز طلحہ نصیر قریباً ایک ماہ سے بعارضہ خونی پیچش بیمار ہے اور بہت کمزور ہو چکا ہے۔ (محمد رشید احمد نارووال)

۴۔ خاکسار کی خالہ جان کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور جلد ہی ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ (مختار احمد ناظم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

۵۔ میری اہلیہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کافی عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار چلی آ رہی ہیں۔ ایک ماہ سے بیماری زور پکڑ گئی ہے۔ علاج معالجہ کے نتیجہ میں کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔

(ظہور احمد صدر جماعت احمدیہ صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ)

۶۔ خاکسار قریباً ایک ماہ سے سینہ میں درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے

(ڈاکٹر شفاقت حیات نیر۔ دارالنصر غربی۔ ربوہ)

۷۔ خاکسار کو ٹریفک کے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ میرے ایک بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور چھاتی پر بھی شدید ضربات آئی ہیں۔ چلنے پھرنے سے قاصر ہوں۔

(احمد بشیر مرزا ٹھیکیدار۔ چونگیات بلدیہ ربوہ)

میری ممانی جان انور بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی حبیب الدین صاحب کراچی کوئٹہ میں عارضہ قلب سے شدید بیمار ہیں۔ (شیخ ممتاز رسول۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

احباب ان سب مریضوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے عزیزم سلیم احمد نے پانچویں کلاس میں بورڈ کا وظیفہ کا امتحان دیا تھا جس میں عزیز کامیاب ہو گیا ہے۔ الحمد للہ۔ اس طرح اب اس کو مبلغ -/۳۰ روپے ماہانہ کا وظیفہ ملنا شروع ہو گیا ہے۔ پہلے ماہ کا وظیفہ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیا گیا ہے۔ دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی عزیز کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو

(عبدالستار علیم۔ اسلام آباد)

★ سالانہ اجتماع اطفال پر ہونیوالے علمی و ورزشی مقابلوں میں معیار

حسبِ سابق اس سال بھی سالانہ اجتماع میں اطفال کے درمیان مسابقت کی روح اجاگر کرنے کے لئے علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوں گے۔ جن میں امتیاز حاصل کرنے والے اطفال کو اور ٹیموں کو انعامات دیئے جائیں گے۔

انفرادی مقابلوں میں اطفال کی عمر کے لحاظ سے دو معیار ہوں گے۔

۱۔ معیار صغیر :۔ ۷ تا ۱۱ سال

۲۔ معیار کبیر :۔ ۱۲ تا ۱۵ سال

۔ منتظم اشاعت (سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

ماہِ ستمبر اور اکتوبر کے ماہانہ مطالعہ کی کتاب "آئینہ کمالاتِ اسلام" ہے

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: فجی

اعلان کر رہے ہوں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

مکرم حافظ صاحب نے لکھا کہ تجارتی اداروں اور کمپنیوں کی مال و زر اکٹھا کرنے کی مادی جستجو کے درمیان یہ روحانی اعلان اتنا عجیب اور حیران کن تھا کہ سارے جلوس میں نمایاں طور پر ممتاز تھا۔ رپورٹ میں لکھا ہے کہ اس جلوس کو دیکھنے کے لیے عام شہریوں کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں سیاح بھی موجود تھے۔ بعض کی یہ حالت تھی کہ حیرانی کے عالم میں گم سم کھڑے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے یہ انسان نہیں بلکہ پتھر کے بت ہیں اور ان کی نظریں جماعت احمدیہ کے اس بڑے پوسٹر پر ہیں جس پر نیچے ایک طرف لکھا تھا:

TEACHING OF PEACE
THE HOLY QURAN

یعنی قرآن امن کی تعلیم دیتا ہے۔

اور دوسری طرف سرخ اور سبز رنگ میں لکھا تھا:

TEACHER OF PEACE
MASTER PROPHET
MOHAMMAD, PEACE AND
BLESSINGS ON HIM

اس کے دائیں طرف بڑا لمبا چوڑا بینر تھا جو خدائے واحد اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان کر رہا تھا۔ اس پر لکھا تھا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اس کے نیچے موٹے موٹے انگریزی حروف میں کلمہ طیبہ کا ترجمہ دیا گیا تھا اور اس کے نیچے "احمدیہ مشن فجی" کے نام کا بینر لٹک رہا تھا۔

اس کے دوسری طرف سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور کلمات پر مشتمل امن اور محبت کا پیغام درج تھا اس میں لکھا تھا

ISLAM MESSAGE OF
PEACE
LOVE FOR ALL HATRED
FOR NONE

ان الفاظ کا ترجمہ مقامی کیوتی زبان میں جلی حروف میں اس کے نیچے درج کیا گیا تھا۔

اس وین (VAN) کی پچھلی سمت آٹھ فٹ لمبا اور چار فٹ چوڑا بورڈ آویزاں کیا گیا تھا جس کے اوپر موٹے موٹے حرف میں لکھا تھا:

MESSAG OF

اس کے نیچے دین حق کا تعارف درج تھا اور اس کے نیچے جلی حروف میں لکھا تھا۔

AHMADIYYAT IS TRUE

اس کے بعد سیدنا حضرت اقدس کی ایک تحریر کا انگریزی ترجمہ درج تھا۔

محترم حافظ صاحب مرحوم نے لکھا کہ یہ جلوس ایک سکول سے شروع ہوا اور شہر کی درمیانی بڑی سڑک سے ہوتا ہوا شہر کے دوسرے سرے تک جا پہنچا وہاں سے واپسی پر اسی راستہ سے ہوتا ہوا ایک بڑے وسیع میدان "پرنس چارلس گراؤنڈ" میں آکر ختم ہوا۔ ایک میل کا یہ راستہ لوگوں سے پوری طرح اٹا پڑا تھا۔ بعض جگہ پولیس کو لوگوں کو پیچھے ہٹانا پڑا۔

محترم حافظ صاحب مرحوم جماعتی دین کے ساتھ شیروانی، شلوار اور ٹوپی میں ملبوس ساتھ ساتھ پیدل چلتے رہے۔ جلوس بھی پیدل چلنے کی رفتار سے چلتا رہا۔ چند خدام اور اطفال بھی ساتھ ساتھ چلتے رہے اور فٹ پاتھ پر کھڑے لوگوں میں لٹریچر تقسیم کرتے رہے اس طرح قریباً ۲ ہزار افراد کو لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس کے بعد گراؤنڈ میں جاکر ساری گاڑیاں کھڑی کر دی گئیں یہاں پر میلہ کی اختتامی کارروائی ہوئی، انعامات تقسیم کئے گئے، سٹال لگانے والوں کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔ جلوس میں شرکت کرنیوالی جماعت احمدیہ کی وین کو بھی سرٹیفکیٹ دیا گیا۔ اور جلوس میں جماعت احمدیہ کی شرکت پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ قریباً سبھی حلقوں کی طرف سے حیرت اور خوشی کے ملے جلے جذبات کا اظہار دیکھنے میں آیا۔

جماعت احمدیہ کی اس وین کو مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب آف لٹوکا چلا رہے تھے محترم حافظ صاحب نے اپنی رپورٹ کے آخر میں لکھا ہے کہ

"خاکسار پیدل چلتے ہوئے اپنے پیارے رب کریم کے حضور دعا گو تھا کہ ہمارے پیارے اللہ! یہ لوگ تیری مخلوق ہیں، لیکن یہ آج تجھے نہیں پہچانتے اور ہلاکت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ تو اپنی رحمت سے ان کی ہدایت کے سامان پیدا کر اور آسمان سے فرشتوں کی فوجیں اتار جو ان کے دلوں میں اسلام کی محبت بھر دیں۔ تا تیرا دین ساری دنیا پر غالب آئے اور تیری توحید کا علم اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا پر لہرائے۔ آمین"

اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ حافظ صاحب مرحوم کی ان عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمائے اور سرزمین فجی کو جلد تر اپنے حق کے نور سے منور فرمائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

۱۔ برادرم محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب ابن محترم چوہدری عبد المالک صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار مرحوم جو برادرم چوہدری حمید احمد صاحب کلیم پرائیویٹ سیکرٹری کے برادر اصغر تھے رحیم یار خان میں جہاں وہ ماہ برٹس ایگریکلچر فارم میں بطور منیجر متعین تھے مورخہ ۹/۸۱ ۱۲ بروز ہفتہ قریباً صبح سات بجے بعارضہ دل آناً فاناً رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مقامی احباب جماعت علی الخصوص مکرم چوہدری عبد الباری صاحب کے مخلصانہ تعاون سے جنازہ بذریعہ ویگن ربوہ مورخہ ۹/۸۱ ۱۳ کی نماز فجر کی اذان کے ساتھ پہنچا جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق محترم صوفی غلام محمد صاحب نے بعد نماز فجر مسجد مبارک میں مرحوم کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔ مرحوم بفضل تعالیٰ موصی تھے لہذا بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین عمل میں آنے پر محترم صوفی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ ام متین صاحبہ و دیگر افراد و مستورات خاندان حضرت اقدس کے علاوہ بہت سے مقامی و بیرونی احباب جماعت نے بکثرت تشریف لاکر جملہ ورثاء کی دلداری فرمائی۔ نیز نماز جنازہ و تدفین میں بھی بہت سے احباب نے شرکت فرمائی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

جملہ احباب کی خدمت میں التجا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور مرحوم کے ورثاء کو صبر و تسکین عطا فرمائے۔ اللھم آمین

(صلاح الدین احمد۔ مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ)

۲۔ میرا بیٹا عزیزم ذو الفقار علی ۳ ستمبر کو بعمر ۵۲ سال وفات پا گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے مرحوم کی مغفرت فرمائے، اپنی رضا کی جنتوں میں اسے بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشتے ہوئے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق اور قوت عطا کرے۔ آمین۔

(کیپٹن شیر ولی۔ وریا مال ڈاکخانہ کرمالہ۔ تحصیل چکوال ضلع جہلم)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

کل وعدہ کے نصف کی ادائیگی کرنیوالے مخلصین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا نصف وقت ۳۱ اگست ۱۹۸۱ء کو ختم ہوا ہے۔ اس تاریخ تک ہر ایک وعدہ کنندہ کی طرف سے کل وعدہ کا کم از کم ½ ضرور ادا ہو جانا چاہیئے تھا۔

جماعتوں کی طرف سے ایسے خوش قسمت مخلصین کی فہرستیں آرہی ہیں جنہوں نے اپنے وعدہ کا کم از کم نصف ادا کر دیا ہے۔ چونکہ تمام جماعتوں کی طرف سے ابھی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ اس لیے ۱۵ اکتوبر تک تمام جماعتیں ایسے مخلصین کی فہرستیں ضرور بھجوا دیں تاکہ حضور کی خدمت میں بغرض دعاء پیش کی جا سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر الفضل)

پتہ درکار ہے

مکرمہ بشریٰ سلطانہ صاحبہ وصیت ۱۹۰۴۶، امۃ الرحمٰن صاحبہ وصیت ۱۹۰۴۷، دختران چوہدری نذیر احمد صاحب احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور کے ایڈریس کا کسی کو علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ بہشتی مقبرہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴